رسائل و مسائل

برکت بانٹنے کا فتنہ

سوال:- احادیث کا ترجمہ چھوٹے چھوٹے رسائل کی شکل میں "آسان حدیث یا انمول موتی" کے نام سے بھوپال سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسط میں فضیلت نبی کے عنوان سے یہ روایت درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو مدینہ والوں کے خدمت گار اور غلام برتنوں میں پانی لے کر آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ ایک ایک برتن کے پانی میں ڈالتے حتیٰ کہ شدید سردی میں بھی انکار نہ کرتے۔ اس کی تشریح میں یہ لکھا گیا ہے کہ بزرگ ہستیوں سے اس طریقہ سے برکت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس معاملہ میں نبی اور ایک امتی بزرگ میں کوئی فرق نہیں ہے؟

جواب:- اس مضمون کی حدیث مسلم شریف وغیرہ میں موجود ہے۔ اس وجہ سے فی نفسہٖ واقعہ سے تو انکار نہیں ہوسکتا البتہ اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ اس کے بعض پہلو قابلِ غور ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ نبی اور ایک امتی میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ یعنی نبی معصوم ہوتا ہے اور اس کا صاحبِ فیض و برکت ہونا قطعی ہے پھر اس کا مقرب خدا ہونا خود اس کو بھی معلوم ہوتا ہے اور دوسرے اہلِ ایمان بھی اس کی اس حیثیت کو جانتے ہیں۔ لیکن کسی امتی کو یہ باتیں اولاً تو اس درجہ تک حاصل نہیں ہوتیں اور اگر کسی حد تک اس کو خدا کا تقرب حاصل بھی ہوتا ہے اور اس کے اثر سے وہ صاحبِ برکت بھی ہوتا ہے تو ہم اس کے مقرب خدا اور صاحبِ برکت ہونے کا صرف گمان کرسکتے ہیں، رہا یہ کہ فی الواقع وہ ایسا ہے یا نہیں، اس کی بابت نہ تو ہم کوئی قطعی علم رکھتے ہیں اور نہ کوئی بات یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ معلوم نہیں خدا کے ہاں اس کا درجہ کیا ہے اور اس کے اعمال مقبول ہیں یا مردود! چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کسی کی نیکی اور تقویٰ کی تعریف میں یہ کہا گیا کہ فلاں ایسا اور ایسا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح مت کہو، بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اس کو ایسا اور ایسا پایا ہے۔ اس وجہ سے ہر عالم یا شیخ یا پیر کو ایک بت بنا لینا جیسا کہ اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں، کوئی صحیح اور معقول صورت نہیں معلوم ہوتی۔

اور اس مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو تو بہت زیادہ خطرناک ہے۔ عوام اگر حصولِ برکت کے لیے علما و مشائخ کے پاس ہجوم کرتے ہیں تو اس کو ان کی سادگی اور جہالت پر محمول کیا جاسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ان کی سادگی اور جہالت ہی ان کے لیے اللہ کے یہاں بھی عذر بن سکے، لیکن جو حضرات کہ بے تکلف اپنے آپ کو مقرب خدا اور منبع خیر و برکت مان کر برکت تقسیم کرنا شروع کردیتے ہیں اور بے دریغ اس جگہ بیٹھ جاتے ہیں جو صرف نبی اور کسی مبشر بالجنۃ ہی کے لیے موزوں ہوسکتی ہے وہ تو اپنے ایمان کو سخت فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس طرح کے اشخاص سے ہمیں بدگمان کردینے کے لیے ان کی یہ جسارت کافی ہے کہ وہ خود اپنے صاحبِ برکت ہونے کا عملی دعویٰ رکھتے ہیں۔ آج ہر مدرسہ اور خانقاہ میں برکت حاصل کرنے اور برکت تقسیم کرنے کا بازار گرم ہے اور برکت تقسیم کرنے والے حضرات اس